

"Dil E Ra_q sam

Episode 11 ☆

By sALEHA IQBAL ♣

اللہ اللہ کتنے ٹھہر کی آدمی ہیں آپ تو۔۔!!
عمایہ منہ پھلائے غصہ میں گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔
جیسے تم تو معصوم ہونا۔۔؟؟ آریاں بھی گندا سا منہ بنانا اپنا منہ پھیر لیتا ہے۔
الحمد للہ میں کیا شکل سے شیطان لگتی ہوں آپ کو۔۔؟؟

آریان کی پیٹھ دیکھتے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ رکھے کہتی ہے۔
شکل سے نہیں پر حرکتوں سے ماشاء اللہ بالکل جڑواں بہن لگتی ہو تم ان کی۔!!
آریان واپس عمایہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس سر سے پیر تک
شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔
اپنی انگلی نیچے کر لیں اس سے پہلے میں توڑ دوں اس کو
عمایہ آریان کی انگلی کو نیچے کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔
ویسے مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی ہے میرے بچپن میں تو آپ انسان لگتے تھے اب
آپ کو کیا ہو گیا ہے۔۔؟؟

عمایہ آریان کو سرتاپیر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیوں کیا ہو گیا ہے مجھے اب کیا میں جانور بن گیا ہوں۔؟؟

آریان عمایہ کے چہرے کو غصہ میں گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

ہم آدم خور جانور اتنا موٹا کوئی ہوتا ہے کا اپنی بازوؤں دیکھیں پیٹ دیکھیں

کم کھایا کریں تھوڑا سا۔۔!!

آریان کے طرف ایک قدم آگے بڑھا کر پہلے اس کی بازوؤں پر انگلی پھر اس کے

پیٹ پر انگلی رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اس کو بوڈی کہتے ہیں جس کو بنانے کے لیے میں ہر دن صبح صبح جم جاتا ہوں چھوٹی چڑیل۔۔

چھوٹی چڑیل۔۔؟؟؟ عمایہ منہ کھولے آریان کی بات دہراتی ہے۔

ہاتھ ہٹاؤ اپنا بہانے بہانے سے ٹچ مت کرو مجھے میں اس قسم کی

سٹیویشن سے ہر دن گزرتا ہوں۔۔!!

عمایہ کی انگلی کو ہاتھ میں پکڑے کہتا ہے۔۔

اب ٹھکر پنا کون کر رہا ہے میں یا تم۔۔؟؟ عمایہ کی انگلی پکڑے ہوئے

اس کی طرف قدم بڑھائے عمایہ کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے جس کے جواب میں عمایہ خاموش رہتی ہے

نظریں آریان کے چہرے پر جو ٹک گئی لفظ خود بخود منہ سے نکلنے سے انکاری ہو چکے تھے۔

وہ آپ نے بڑھی گھوڑی والی کہاوت سنی ہے۔۔؟؟
عمایہ آریان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔
ہاں سنی ہے کیوں پوچھ رہی ہو۔۔؟؟ آریان بھی آنکھوں میں دیکھتے
ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ اس وقت اس سٹیویشن میں ہیں عمر کا لحاظ کریں اپنا ہڈی وڈی
ٹوٹ گئی تو فضول میں ڈاکٹروں کو تنگ کرتے پھیریں گے۔!!
عمایہ گندا سامنہ بنائے کہتی ہے کہ آریان اپنا منہ پھیرے دوسری
طرف دیکھتے اپنا نچلا ہونٹ دباتے ہوئے

اپنے غصہ کو سرچڑھنے سے روکتا ہے اور دوبارہ عمایہ کی طرف اس
 کے چہرے کی طرف اس کی بے خوف خوبصورت انتہائی
 دلکش آنکھوں میں دیکھنے لگتا ہے۔

آریان عمایہ سے ایک قدم کے فاصلے پر کھڑے ہوئے اس کی سیدھے
 ہاتھ کی شہادت کی انگلی اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس کی آنکھوں
 میں دیکھتے ہوئے آریان خود بھی خاموش ہو جاتا ہے دونوں دوپل
 کے لیے خاموش ہوئے تھے

کہ آریان کے جیب میں پڑا اس کا فون بج پڑتا ہے

جو آریان اور عماہ کو ہوش کی دنیا میں لاتا ہے اور عماہ جلدی سے

اپنی انگلی آریان کے ہاتھ سے دور کر لیتی ہے۔۔

اپنے ہاتھ سے عماہ کی انگلی پھسل کر نکلتے دیکھ آریان اپنے کھالی

ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے دوسرے ہاتھ سے

اپنے کوٹ کے بائیں جانب سے اندر کی سائیڈ سے اپنا فون نکالتا ہے

اور آسکرین کی طرف دیکھتا ہے جہاں نام کی جگہ ایک بلیک کلر کے ڈبے کی ایمو جی

نمبر پر نام کے بجائے لگی ہوئی تھی۔۔"

ہیلو۔۔؟؟ آریان کان سے فون لگاتے ہوئے اپنا رخ دوسری طرف موڑ لیتا ہے۔۔

آ رہا ہوں۔۔!!

اگلے ہی پل اٹل لہجے میں کہتا فون کان سے ہٹاتے اپنے

ہاتھ میں مضبوطی سے بھینچے کھڑا تھا۔۔

اپنے خان بابا کو بتا دینا بھوک لگی تھی مجھے بھی پر کچھ کام آگیا

ہے کسی اور دن اس بھوک کا علاج ساتھ کریں گے۔۔

آریان اپنے پیچھے کھڑی عمایہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکراتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

پر آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔؟؟

عمایہ آریان کی بات مکمل ہوتے ہی فوراً پوچھتی ہے۔۔

تمہیں جاننے کا تجسس ہو رہا ہے۔۔؟؟

مسکراتی نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنا مکمل رخ عمایہ کی

طرف موڑتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

خان بابا پوچھیں گے تو میں کیا جواب دوں گی ان کو کہ آپ بنا کھانا کھائے کہاں

اور کیوں گئے تھے۔۔؟؟

عمایہ آریان کے قدموں کو اپنی طرف مڑتے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو تم کہہ دینا اپنے خان بابا سے میرے پر نس سے خود پوچھ لیں

وہ آپ کو سب خود بتا دیں گے۔۔۔!!

آریان اپنے لبوں پر ناچھپانے والی مسکراہٹ سجائے عمایہ کی
آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی اسی پل
حویلی سے باہر جانے کے لیے مڑ جاتا ہے۔۔

عمایہ آریان کی بات پر کوئی جواب نہیں دیتی ہے بس اسے دور تک جاتا دیکھتی ہے
آریان حویلی کے دروازے تک پہنچا تھا کہ عمایہ کے ذہن میں اس
کی گھڑی آتی ہے جو کل رات اس کے پاس رہ جاتی ہے

آریان حویلی سے باہر قدم رکھتا ہے اور عمایہ اپنے دونوں ہاتھوں میں
 فراک پکڑے ہوئے دوڑتے ہوئے اپنے کمرے میں جاتی ہے
 ڈریسنگ ٹیبل کے پہلے دراز سے آریان کی گھڑی لیے علیزے کو ایک
 نظر دیکھ اسے روکنے کا اشارہ کرتے ہوئے

عمایہ اسی پل دوڑتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر نکلتی ہے سیڑھیوں
 سے اترتے ہوئے اپنے دوپٹے کو ٹھیک کرنے کی
 کوشش کرتی ہے جو اس کے ایک کندھے سے اتر کر بھاگتے ہوئے
 زمین پر لگ رہا تھا

کیونکہ آج بھی بے دھیانی میں وہ اڈھائی میٹر کا دوپٹہ اوڑھے ہوئے
 تھی ٹھنڈ حد سے زیادہ تھی لیکن پھر بھی
 عمایہ نے آج بھی کوئی جرسی جیکٹ نہیں پہنا ہوا تھا۔
 "رک جائیں پرانے زمانے کے آدمی" عمایہ حویلی میں اندر سے باہر
 نکلنے سے پہلے ہی بلند آواز میں کہتی ہے اور کہتے ہی
 دوڑتے ہوئے اپنے قدموں کو روکے حویلی کے باہر آکھڑی ہوتی ہے اور
 اپنے اطراف میں دیکھتے ہوئے آریان کو دیکھنے
 لگتی ہے

اپنے دائیں طرف گاڑی کے بجائے ایک بلیک کلر کی رینگ بائیک پر
 سوار، ہیلمنٹ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے جو سر پر پہننے ہی لگتا ہے
 کہ عمایہ کی آواز پر اسی پوزیشن میں کھڑا
 عمایہ کی طرف حیران کن نظروں سے دیکھتا رہتا ہے۔۔۔
 میرے ہاتھوں سے شہید ہو جاؤں گی تم اگر دوبارہ ایسا بولا تو۔!!"
 اپنے ہیلمنٹ سے مارنے کا اشارہ کرتے ہوئے غصہ میں دانت بھینچتے
 ہوئے کہتا ہے۔۔۔

"مجھے تو پہلے ہی پتا تھا آپ دہشتگرد ہیں تب ہی تو انڈیا سے یہاں آئے ہیں

عمایہ اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو درست کرتے ہوئے آریان کی
گھڑی ہاتھ میں دوپٹے کے نیچے پکڑے ہوئے آریان کی طرف
بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

”فلحال تو میں وہشت گرد بنا نہیں پرنا جانے کیوں شدت سے تمہیں شہید کرنے
کا دل کر رہا ہے۔۔

اپنا ہیلمنٹ اپنی بائیک پر رکھتے ہوئے اس پر گرفت مضبوط
کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر افسوس آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں"
 عمایہ آریان کے سامنے کھڑی ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے
 ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے۔۔؟؟" عمایہ کو کہتے ہوئے بائیک سے نیچے اترتا ہے۔۔
 کیونکہ مجھے پتا لگا آپ یہاں کچھ نیکیاں اکٹھی کرنے آئے ہیں
 مطلب اچھے کام کے لیے آئے ہیں"

تمہیں میری نیکیوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے پر تم اس
 چیز کی فکر ضرور کرو اگر میں نے تمہیں یہاں مار کر اسی وقت دفن دیا تو کیا بنے گا تمہارا۔۔؟؟'

عمایہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی آریاں بول پڑتا ہے جبکہ آریاں
کی بات مکمل ہوتے ہی عمایہ کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز
میں لگتا ہے۔۔

میری بلی مجھ ہی کو میاؤں۔۔۔ نہیں یہ غلط ہو گیا ہے۔"

میرا علاقہ اور مجھے ہی مارنے کی دھمکی واہ صدقے

عمایہ گنداسا منہ بنائے کہتی ہے اور کہتے ہی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہے۔۔

"پر آپ ایسا نہیں کر سکتے ہیں میرے ساتھ۔۔!!"

عمایہ جس ہاتھ میں گھڑی پکڑے ہوئے تھی وہی ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے فل
کانفڈنس کے ساتھ کہتی ہے۔۔

"اور تمہیں یہ کس نے کہہ دیا ہے ریڈ روز۔۔؟؟ اپنی کمر پر ہاتھ
باندھتے حویلی کے باہر کھڑے گارڈز کو آگنور کرتا آریان عمایہ کی طرف بڑھتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

"آپ کی آنکھوں نے جو مجھ پر ہٹنے کا تو دور پلک جھپکنے
کا موقع نہیں دے رہی ہے آپ کو۔!!"

"عمایہ کہتی ہے کہ آریان اپنے قدم روکے اپنا گلہ کھنگارتے ہوئے اس پر سے اپنی نظریں ہٹاتا ہے"

"دیکھیں آپ ہینڈ سم ہیں اتنی عمر کے ہیں پھر بھی
جوان ہیں بڑی بات ہے پر میں آپ کی پہنچ سے دور کی
لڑکی ہوں" اب کی بار عمایہ آریان کی طرح اپنی کمر پر ہاتھ رکھے آریان کی
طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

"میں پھر بھی تمہیں اپنے پہنچ میں با آسانی لا سکتا ہوں
مجھے چیلنج مت کرو تم"

زمین پر اپنے اور عمایہ کے قدموں کے درمیان فاصلے کو دیکھتے
ہوئے ایک قدم اور مزید آگے کی طرف بڑھائے کہتا ہے۔

"میں آپ کی دوست کی بیٹی ہوں آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں آنکل"

عمایہ چیلنجنگ نظروں سے آریان سے کہتی ہے۔

"اور اگر میں نے کچھ کر کے دیکھا دیا پھر۔۔؟؟"

سامنے والا بھی اتنے ہی مزے سے اس چیلنج کو قبول کرنے

کا ارادہ کر رہا تھا۔۔

"مثلاً۔۔ کیا کریں گے آپ۔؟؟"

عمایہ بڑی بڑی آنکھیں کیے تجسس و جستجو کے عالم میں پوچھتی ہے۔۔

"مثلاً نکاح میری جان"

تمہیں مجھ جیسے سے شادی کرنی تھی ناب تم مجھ
 سے شادی کی تیاری کرو "آریان اٹل انداز میں کہتے ہی آنکھ و نک کرتا اپنی
 کمر سے ہاتھ ہٹاتے بایک کی طرف مڑتا ہے۔۔
 اس بات پر کیا مجھے شرمانا چاہیے یا پھر ڈرنا چاہیے۔۔؟
 آریان کی پشت کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔
 ڈرو گی تو میں تمہیں ایک سیکنڈ کے لیے بھی دیکھنا گوارہ نہیں کروں گا شرماؤ گی
 تو تم سے نظریں ہٹانا بھول جاؤں گا تم خود سوچ لو کیا چاہتی ہو
 مجھ سے اتنی زبان چلاتی ہو تو سمجھدار بھی تو ہو گی تم یقیناً نہیں نا۔۔۔؟؟؟

آریان اپنے مسکراہٹ کو ضبط کرتے ہوئے عمایہ کی آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے کہتا ہے جہاں غصہ کے تاثرات باآسانی نظر آنے لگ گئے تھے۔
یہ توبے عزتی کر رہے ہیں میری اور بڑی بات مجھے فیل بھی ہو رہی ہے۔
عمایہ آریان کی آنکھوں میں دیکھتے دل ہی دل میں خود
سے کہتی ہے۔

میں کسی سے نہیں ڈرتی ہوں اور شرمانے والا فیچر اوپر والے نے
مجھ میں ڈالا ہی نہیں ہے سوری آپ کا پلین فلوم
عمایہ اپنے دونوں کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے

اور یہ لیس میں چور نہیں ہوں بس رات کو دینا بھول گئی تھی۔۔
رات کی بات کرتے ہی عمایہ کی آنکھوں کے سامنے وہ تینوں آدمی گردش کرتے ہیں
پر عمایہ گہری سانس لیتے ہوئے جلد ہی خود کو
کمپوز کر لیتی ہے۔۔

لے لیس اس سے پہلے میں اس کو بیچ دوں ویسے بھی آج کل ڈیکنگ
کے پیسے چاہیے مجھے"

عمایہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے اور آریان اس کو مسکراتا
دیکھ سوچ میں پڑ جاتا ہے۔

کیسی۔۔۔!!! آریان عمایہ کے ہاتھ سے گھڑی لیتے ہوئے پوچھنے
 ہی لگتا ہے کہ اس کی کوٹ میں پڑا اس کا موبائل پھر سے بج پڑتا ہے
 موبائل کی آواز سن کر آریان عمایہ سے پوچھنے والی بات
 ادھوری چھوڑ دیتا ہے۔۔

آپ سچ میں پولیٹکس میں ہیں یا نکال دیا آپ کو۔۔؟؟
 کیوں سپاری دینی ہے میری۔۔؟؟
 عمایہ کی بات سنتے ہوئے اس کے کی طرف دیکھتے ہوئے
 اس کے ہاتھ سے گھڑی لے لیتا ہے پر گھڑی کی طرف نہیں دیکھتا ہے۔

دل تو شدت سے کر رہا ہے پر میں گرین ہوں مطلب میں کنگال ہوں
 حویلی میں رہتی ہوں پر میں امیر نہیں ہوں امیر ہوتی تو اب تک ضرور دے
 چکی ہوتی۔۔۔

عمایہ چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔
 بتائیں آپ کو نکال دیا کیا۔۔؟؟ عمایہ بے حد تجسس سے پوچھتی ہے۔۔
 کیوں جاننا ہے یہ اب میری تنخواہ پر نظر ہے کیا۔۔؟؟
 آریان سوالیہ نظروں سے چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے پوچھتا ہے۔۔

دوسروں کے پیسوں پر چیزوں پر اور دوسرے کسی بھی مرد پر نظر

رکھنا میں نے خود پر حرام کیا ہوا ہے

وہ تو بس آپ اکیلے ہیں یہاں پر کوئی گارڈ نہیں کوئی گاڑی نہیں ہے

آپ کے پاس کل تو دونوں تھے آپ کے پاس۔۔!!

عمایہ حویلی ہے دروازے سے باہر تک نظریں دوڑائے آریان کے گارڈز

کو دیکھنے کی کوشش کرتی ہے پر اسے کوئی

نظر نہیں آتا ہے۔۔

میں بھی بس آج کل تمہاری طرح گرین ہوں اس لیے گاڑی سے بانیک پر ہوں

مجھے بھی آج کل پیسوں کا شور ٹیج ہو رہا ہے آریان بائیک پر پڑے
ہیلمنٹ کے نیچے بائیک گلوزا اپنے دوسرے ہاتھ سے
اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وال میں کچھ کالا لگ رہا ہے شکل سے شیطانی چھوٹا سا حرامی آدمی سچ میں
جھلکی مار رہا ہے یا بس مجھے لگ رہا ہے۔

عمایہ آریان کے چہرے کو باغور دیکھتے ہوئے کہتی ہے عمایہ کی بات
سننے ہوئے آریان کے لبوں پر مسکراہٹ چھانے لگتی ہے پر وہ جلد ہی اپنی ہنسی
ضبط کر لیتا ہے۔۔

بہت بولتی ہو تم کم بولنا شروع کر دو زیادہ بولنے والے لوگ پسند نہیں ہیں مجھے۔۔

آریان عمایہ کی طرف ہنس کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے اس سے کیا میں نے کون سا سچ میں آپ سے شادی کرنی ہے جو آپ

کی بات مانوں۔۔!!

عمایہ ہنستے ہوئے کہتے ہوئے واپس حویلی جانے کے لیے پلٹتی ہے

اور کچھ قدم آگے کی طرف بڑھتی ہی ہے کہ پیچھے سے

اسے اپنا دوپٹہ کھینچتے ہوئے محسوس ہوتا دوپٹہ مکمل عمایہ پر سے اتر

جاتا اس سے پہلے ہی

عمایہ دوپٹے کا پلو پکڑے ریشمی دوپٹہ کو خود پر سے اترنے سے
 روک دیتی ہے اور اسی پل مڑ کر پیچھے دیکھتی ہے
 جہاں آریان کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گھڑی میں عمایہ کے دوپٹہ کے
 دھاگے پھنسے ہوئے تھے جو دوپٹہ کے مزید
 کچھ اور دوپٹہ کے دھاگے کو کھینچ کر دوپٹے کو خراب اور عمایہ
 کے قدموں کو روک رہے تھے۔
 آریان کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گھڑی میں عمایہ اپنا دوپٹہ اٹکا دیکھ
 حیرانگی سے کھلے منہ سے آریان کو دیکھتی ہے اور اس کی طرف بڑھے

اس کے سامنے کھڑی ہو کر گھڑی سے اپنے دوپٹے کو نکالتے ہوئے عمایہ

اپنی سانسیں روکے ایک نظر سر اٹھا کر آریان کی

طرف دیکھتی ہے جو پر سکون سا کھڑا ہوا عمایہ کے چہرے کو اس

کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو دیکھ رہا تھا۔

خ۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔!! اپنے دوپٹے کو گھڑی کو نکالے عمایہ جلدی سے

کہتے ہوئے اپنے دوپٹے کو کندھوں پر ٹھیک سے

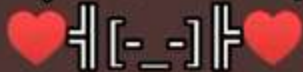
ڈالے اسی پل دوڑتے ہوئے حویلی میں داخل ہوتی ہے حویلی کے اندر

جاتے ہی عمایہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے گہری گہری سانسیں لیے اپنے دل کو نارمل کرتی ہے۔

تمہیں بھی وہی اٹکنا تھا جہاں میں کہتی ہوں وہاں تو تم اڑنے کی
زحمت رک نہیں کرتے ہو غلط جگہ پھنس کر ہو گئے

خراب تم لے لو مزہ۔۔۔!!!

عمایہ اپنے دوپٹے کو جس جگہ سے وہ خراب تھا اسے اپنے دونوں
ہاتھوں میں پکڑے دیکھتے ہوئے رونے والی شکل بنائے کہتی ہے کہ
سیڑھیوں سے سامنے سے سائیں خان اپنی بازوؤں کو کمنیوں سے نیچے
کرتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہیں عمایہ انہیں دیکھ جلدی سے رونے والی شکل
پر مسکراہٹ سجالتی ہے۔۔



آریان عمامہ کے جاتے ہی کچھ سیکنڈ وہی رو کے اپنے ہاتھ میں پکڑی
 ہوئی گھڑی کو دیکھتا ہے اور مسکراتے ہوئے گھڑی کوٹ کی جیب میں ڈالے
 ہاتھوں میں گلوں پہنے بایک پر بیٹھے اپنا سیلمنٹ پہنتے ہوئے آریان
 حویلی سے باہر نکل جاتا ہے

حویلی سے نکلتے ہی وہ کشمیر کی مین سڑک پر پہنچتا ہی ہے کہ
 آریان کے چاروں طرف سے بلیک کلر کی فورچونز گاڑیاں سڑک پر آئے
 آریان کے لیے مین سڑک پر چلنے والی گاڑیوں کو آریان کے
 راستے سے ہٹاتے ہوئے اس کا راستہ صاف کرتی جاتی ہیں

بلیک کلر کے تھیری پیس سوٹ پہننے ہوئے آریان ہوا کی اسپیڈ سے فل
اسپیڈ میں بانیک تیزی سے

چلاتے ہوئے اپنا سفر طے کرتا ہے اور 17 منٹ 57 سیکنڈ کے اندر ایک خوبصورت سے
بنگلے پر پہنچتا ہے ایک کنال کے بنگلے پر جو سفید رنگ میں رنگا
ہوا تھا اس قدر وہ دور سے خوبصورت لگ رہا جیسے وہ نیا نیا بنا ہو۔۔۔
لیکن وہ نیا نہیں تھا ایک پرانا بنگلہ تھا جیسے چند دن پہلے ہی
دوبارہ سے رینووئیٹ کیا گیا تھا سفید رنگ میں اور باہر سے کشمیر
کی خوبصورتی ہریالی پورے بنگلے کو ہریالی سے سجایا ہوا تھا

الگ الگ قسم کے پھول درخت لگے ہوئے تھے

جو ہوا کہ وجہ سے لہراتے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔

آریان بنگلے پر پہنچتا ہی ہے کہ اس کے گارڈز جو اس کے آگے کی

گاڑیوں میں سوار تھے

وہ اس کے لیے بنگلے کے دروازے کھولے ہوئے کھڑے تھے جن میں سے

گزرتے ہوئے آریان بنگلے کے اندر داخل ہوتا ہے اور سیدھا

دروازے کے سامنے جا کر اپنی بائیک روکتا ہے۔

آریان کی بایک رکتی ہے اور اس کے پیچھے سے اس کے گارڈز کی
 گاڑیاں رکتی ہیں جن کے رکتے ہی گارڈز گاڑیوں سے نکلے اسی پل آریان کے بایک
 سے اترنے سے پہلے ہی بنگلے کے باہر کھڑے گارڈز پر اپنی گنوں سے
 نشانہ باندھے ان کے ہتھیار ضبط کر چکے تھے
 اور کچھ بنگلے کے دروازے کھولے ایک دم پتلے کی طرح کھڑے
 ہوئے آریان کے اندر جانے کا انتظار کرتے ہیں۔۔
 آریان اپنا سیلمنٹ اتارے اپنی بایک پر پیٹرول کی ٹینکی پر رکھے

اپنے گلوں پہننے ہاتھوں سے اپنے بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے بائیک سے
 اتر کر اپنے کپڑوں کو درست کرتا آگے کی طرف بڑھتا ہے آریان
 دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ اندر سے ایک بھاری بھر کم
 آواز آتی ہے۔۔۔

کون ہے باہر۔۔۔؟؟ ایک آدمی کی ایک گرجدار آواز آتی ہے۔۔
 "تمہارا باپ۔۔۔!!!" آریان اپنی شرٹ کے دوسرے بٹن کو کھولتے ہوئے
 بنگلے میں داخل ہوتے ہوئے اسی آدمی کی طرح بھاری آواز میں کہتا ہے اور
 سفید رنگ کے کارٹن کے کڑک سے سوٹ میں ملبوس

48 سال کے آدمی کی نظروں کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے جو کشمیری
چائے کا سفید رنگ کا کپ جو چائے سے بھرا ہوا تھا اپنے لبوں سے لگائے وہ گرم
و گرم چائے کی پہلی چسکی لینے ہی لگتا ہے پر آریان کو سامنے
دیکھ چائے لبوں سے لگنے کے بجائے اس آدمی کے ہاتھ سے چھوڑ
کر سیدھا اس کے کپڑوں پر جا گرتی ہے۔۔
اسلام و علیکم۔۔۔ نہیں۔۔ نامستے"
وہ کیا ہے نامیں آریان شاہ ایک مسلم آدمی کی طرح نہیں ایک
انڈین سیاستدان کی طرح اس وقت یہاں کھڑا ہوں تو حرکتیں بھی ویسی ہی
کرنی چاہیے مجھے ہے نا۔۔۔؟؟؟

تو سلام کی جگہ یہ اور یقیناً تم میرے اس قسم کے سلام سے
واقف بھی ہو گے۔؟؟؟

آریان مسکراتے ہوئے کہتے ہوئے آدمی کی طرف دبے دبے قدم اٹھانے
لگتا ہے آریان کو اپنی طرف اتنا دیکھ
آدمی حال میں پڑے فینسی گولڈن کلر کے سنگل صوفے سے اسی
پل اٹھ کھڑا ہوتا ہے آدمی کی آنکھوں میں ڈر صاف دیکھائی
دے رہا تھا جبکہ آریان انتہائی پرسکون سے انداز میں اس کی طرف
بڑھتے ہوئے اس کے ہی سنگل صوفے پر جا بیٹھتا ہے

اور اپنے دونوں پیر ٹیبل پر چائے کی کیتلی کے پاس رکھتا ہے
ہے کر کیتلی سے پیر نا لگے اتنا فاصلہ درمیان میں لازمی ہوتا ہے۔

س۔۔۔ سر۔۔۔ آپ یہاں۔۔۔؟؟ آریاں سے عمر میں بڑا آدمی بھی ڈرتے ہوئے
بوکھلاتے ہوئے اسے اپنے صوفے پر بیٹھا دیکھ کچھ کہنے
کی کوشش کرتا ہے۔۔۔!!

جاؤ کپ لے کر آؤ میرے لیے کافی وقت ہو گیا ہے گھر کی چائے نہیں
پی میں نے۔۔۔!!

آریان صوفے سے پشت ٹیکاتا 48 سالہ آدمی کو دیکھے بنا اس سفید

رنگ کے بے حد خوبصورت سے بنگلے کی

طرف نظریں دوڑاتے ہوئے کہتا ہے آریان کی بات پر آدمی بنا کوئی

سوال کیے دوڑتے ہوئے خود کیچن میں جاتا ہے

اور آریان کے لیے ایک نیا شیشے کا کپ لیے آتا ہے پورے بنگلے میں

تقریباً دس سے زائد نوکرتھے لیکن آریان کی ایک آواز پر وہ ادھیڑ

عمر کا آدمی خود جا کر اس کے لیے چائے کا کپ لے کر آتا ہے اور

آریان کے سامنے ہلکا سا جھک کر دونوں ہاتھ میں کپ پکڑے اس کی طرف بڑھتا ہے۔۔

آریان بنگلے سے نظر ہٹا کر آدمی کے ہاتھ میں چائے کا کپ دیکھے وہ
اس کے ہاتھ سے لیے پکڑے ہوئے اپنے پیر ٹیبل سے نیچے رکھے گرم و گرم
دھوئیں نکلتی ہوئی چائے کپ میں ڈالنے لگتا ہے۔۔
کشمیر آنے سے پہلے میں نے تمہیں فون پر کچھ کہا تھا جس کے
جواب میں تم نے ہامی بھری تھی پر فون بند ہوتے
ہی تم بات سے بدل گئے اور تمہاری وجہ سے مجھے انڈیا سے کشمیر
آنا پڑا کیوں۔۔؟؟؟

تم ضروری ہو کیا میرے لیے۔۔؟؟ آریان کپ میں چائے ڈالتے
 ہوئے کہتا ہے اور کہتے کہتے ایک نظر اٹھا کر اس آدمی کو دیکھتا ہے
 اور اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے۔

س۔۔ سوری وہ میں نے آپ کی بات مان لی تھی لیکن میرا بھائی نہیں مان رہا تھا
 میں نے بہت کوشش کی تھی پر وہ نہیں ماننا۔!!
 آدمی آریان کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
 تمہارا بھائی۔۔؟؟ تمہارا کوئی بھائی بھی ہے۔۔؟؟
 آریان چائے کا کپ ٹیبل سے اٹھائے صوفے سے اٹھ کھڑا ہو کر پورے بنگلے
 کا معائنہ کرنے لگتا ہے۔۔

جی ایک ہے نا وہ ہی بزنس کے کاموں کو دیکھتا ہے۔۔
آدمی صوفے سے اٹھ کھڑے ہو کر مڑ کر آریان کو دیکھتے ہوئے اپنی
کمر پر ہاتھ باندھے بلکہ مضبوطی سے بھینچے
ہوئے کہتا ہے۔

مرے ہوئے لوگ کب سے بزنس سنبھالنے لگ گئے۔۔؟؟
آریان چائے کا گھونٹ حلق سے نیچے اترتے ہوئے کہتا ہے۔۔
ج۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔ آدمی آریان کی بات پر بڑی بڑی آنکھیں بوکھلائے ہوئے
انداز میں اس کی طرف دیکھتا ہے اور دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگتا ہے

صوفے کو کراس کرتا آگے آیا ہی تھا کہ آریان نے ہاتھ میں پکڑا ہوا
چائے کا کپ زور سے اسی وقت اس آدمی کی طرف پھینکتا ہے
آدمی کو اپنی طرف اتادیکھ اس کے منہ پر دے مارتا ہے جس سے زور سے کپ
آدمی کے ماتھے پر اور اس کی آنکھ میں جا لگتا ہے کپ سر سے لگ
کر زمین پر گرتا ہے اور ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتا ہے اور آدمی کے سر
سے اور آنکھ سے خون اسی پل دونوں جگہوں
سے خون بہنا شروع کرتا ہے گرم پتی ہوئی چائے آدمی کے
زخم پر جیسے ہی لگتی ہے آدمی کی چیخیں اس کے پورے بنگلے میں گونجنا شروع ہوتی ہیں۔۔

بہت شوق ہے تمہیں جھوٹ بول کر مجھ سے کھیل کھیلنے کا۔۔؟؟
 آریاں آدمی کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے گارڈ کو ہاتھ سے کچھ لانے کا
 اشارہ کرتا ہے۔۔

جو میں نے کہا تھا وہ مانا کیوں نہیں مجھے اتنا بتاؤ۔۔!!
 آدمی کے سامنے کھڑے ہو کر اس کے سر اور آنکھ سے بہتے خون کو
 دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

م۔۔ مجھے لگا تھا آپ کو پتا نہیں چلے گا آپ کو نسا انڈیا سے پاکستان آئیں گیں اس لیے۔۔!!
 آدمی اپنی آنکھ پر ہاتھ رکھے درد میں کراہتے ہوئے کہتا ہے۔

آریان شاہ اپنے فائدے کے لیے ساتھ سمندر پار بھی جاسکتا ہے تو یہ

انڈیا پاکستان کا سفر کیا ہے میرے لیے "

آدمی کی بند آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے غصہ میں کہتا ہے اور

کہنے کے ساتھ ساتھ آدمی کو گیرے بان سے پکڑتے ہوئے

وہی اسی سنگل صوفے کی طرف لے جاتا ہے اسے صوفے پر دھکا دے

کر بیٹھاتا ہے اور خود صوفے کے اپنا پیر رکھے اس آدمی

کے اٹھنے کے راستے بند کر دیتا ہے۔۔

پیسے کہاں ہیں۔؟؟ وہ پچاس ملین ڈالر کہاں ہیں اس وقت۔۔؟؟
آریان آدمی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے جو زخمی
آنکھ کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے ہنستے ہوئے آریان
کو دیکھتا ہے۔۔

وہ۔۔ وہ تو میں نے چھپا دیے ہیں۔۔!!
آدمی ہنستے ہوئے سر اٹھا کا آریان کی طرف اس کی آنکھوں میں غصہ کو دیکھتے ہوئے بولا
وہی پوچھ رہا ہوں کہاں ہیں اس وقت وہ پیسے۔۔؟؟؟
آریان اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں نہیں بتاؤں گا۔!! آدمی اب آریان کو کمزور سمجھتے ہوئے آنکھیں

بند کیے اس پر ہنستے ہوئے بولا

کہ اتنے میں آریان کا گارڈ ایک سفید رنگ کی موٹی بوتل ڈھکن
کھولے آریان کے ہاتھ میں بوتل پکڑا دیتا ہے آدمی قہقہہ لگا کر ہنس
رہا ہوتا ہے کہ کہ آریان اپنا پیر صوفے سے ہٹاتا اس آدمی کے سینے پر

رکھتے ہوئے آدمی کی ٹانگ پر دھیرے دھیرے قطرہ

قطرہ کیے بوتل میں بھرا ہوا تیزاب اس آدمی کی بائیں ٹانگ پر ڈالنے لگتا ہے
جہاں بنگلے میں قہقہہ کی آوازیں گونج رہی تھیں

وہی اب آدمی کی ایک بار پھر سے درد میں چیخوں کی آوازیں
گو نجنا شروع ہو گئی تھیں آدمی چیخنا شروع کرتا ہے اور آریان مسکرانے لگتا ہے۔۔
آدمی آریان کا پیر اپنے سینے سے ہٹانے کی کوشش اس کے ہاتھ کو روکنے کی
کوشش کرتا ہے پر آریان کی گرفت اتنی ڈھیلی نہیں تھی
کہ کوئی آسانی سے رہائی پاسکے
اور جب بات آریان کے مطلب کی ہوتی ہے تو سامنے والا تب تک اس
سے رہائی نہیں پاسکتا ہے جب تک وہ اسے اس کے مطلب کا سب کچھ نہیں
دے دیتے ہیں۔۔

پیسے کہاں ہیں۔۔۔!! اب بھی بتاؤں گے یا نہیں۔۔!!
آریان تیزاب کے قطروں کی رفتار بڑھانے ہوئے اسے ٹانگ سے گزارتے
ہوئے اوپر پٹ کے کونے تک ٹانگ کے جوڑ تک لاتے ہوئے کہتا ہے۔۔
م۔۔ مجھے نہیں پتا ہے۔۔ م۔۔ مجھے کچھ بھی نہیں پتا ہے آریان کے
سامنے آدمی اپنے ہاتھ جوڑتے ہوئے باقاعدہ روتے ہوئے کہتا ہے۔۔
تمہیں نہیں ہے واقع میں یقین کر لو میں اس جھوٹ پر۔۔؟؟
آریان اب تیزاب اس کے پیٹ کی طرف لاتے ہوئے اس کی ٹانگ سے
اس کا جسم جلانا شروع کرتا ہے

اور اب اس کے پیٹ تک لائے وہ اس کے کپڑوں کے ساتھ ساتھ ٹانگ کے جوڑ
کو جلاگلا کر سڑا چکا تھا۔

جسم جلنے کی سڑنے کی گندی سی بدبو بنگلے میں پھیلنے کے گئی
تھی پر آریان رکتا نہیں ہے وہ اس کے جسم کو جلا کر اس سے سچ نکلوانے
کا ٹھان چکا تھا۔

مجھے بتادوں گے تو شاید کچھ حصے سلامت چھوڑ دو تمہارے جسم کے "
آریان بھی قطرہ قطرہ کیے پیٹ پر تیزاب ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

--مجھے ن-- نہیں پتا ہے س-- سرم-- میرے پاس بس ایک رسید ہے وہ
بھی ادھوری وہ اس جگہ کی ہے جہاں پیسے ہیں پر وہ کہاں ہیں مجھے نہیں پتا ہے--
آدمی نم آنکھوں سے آریان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے--
کہاں ہے وہ رسید--؟؟ آریان تیزاب کی بوتل جس میں سے وہ آدھے کا بھی آدھا حصہ
آدمی پر ڈال چکا تھا باقی بوتل اپنے گارڈ کو واپس پکڑا دیتا ہے اپنے
گارڈز کو دیتے ہوئے آدمی سے پوچھتا ہے۔
وہ اندر لائبریری میں ہے--!!
آدمی لائبریری کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے

اور اس کی بات پر آریان اپنے گارڈ کی طرف "
آریان آدمی کے سینے سے پیر ہٹانا خود دوسرے صوفے پر جا بیٹھتا
ہے۔ صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے وہ
ایک بار پھر پورے بنگلے کا معائنہ کرنے لگتا ہے اتنے میں گارڈ رسید
لائے آریان کے پیچھے کھڑا ہو کر رسید اسے پکڑا دیتا ہے۔
رسید پوری نہیں تھی وہ تو آدھی بھی نہیں تھی اس پر صرف اور 4
نمبر لکھے ہوئے 1997"

1997 یہ کیا ہے۔۔۔؟؟؟ آریان رسید کر نمبر پڑھتے ہوئے خود سے پوچھتا ہے۔۔

اس کا باقی حصہ کہاں ہے۔۔؟؟

صوفے پر درود سے نڈھال حالت میں بیٹھے ہوئے آدمی سے پوچھتا ہے۔۔

م۔۔ مجھے نہیں پتا ہے میں بھی ڈھونڈ رہا ہوں اس رسید کے باقی کے

حصے پاکستان میں ہیں یا نہیں مجھے بھی نہیں پتا ہے۔۔

آدمی مری ہوئی دھیمی دھیمی سی سانسیں لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کوئی بات نہیں میں ڈھونڈ لوں گا۔۔!!

آریاں پر سکون سے انداز میں اپنے منہ میں زبان گھوماتے ہوئے کہتا ہے اور واپس

صوفے سے پشت ٹیکتا

آدمی کی خراب حالت کو دیکھتے ہوئے رسید کا ٹکڑا ہاتھ میں پکڑے آدمی کے سامنے
ٹیبیل پر بیٹھتا ہے۔

تم نے زندہ رہنا ہے۔۔۔؟؟ آریان اپنے پٹوں پر ہاتھ رکھے پوچھتا ہے۔۔
آدمی گہری سانسیں لیتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔
ٹھیک ہے یہ بنگلہ میرے نام کرو میں تمہیں زندگی دیتا ہوں ورنہ آدھی
بوتل باقی ہے۔۔۔!!

آریان چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ سجائے کہتا ہے۔۔
یہ نہیں دے سکتا ہوں۔!!

او کے۔۔ آدمی اتنا ہی بولتا ہے کہ آریان کہتے ہوئے ٹیبل سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔

چاچا کو زندگی سے پیاری موت ہے تیزاب کا نشہ کروائیں اور اور اوپر

کا ٹکٹ کٹوائیں ان کا۔۔!!

آریان کہتے ہوئے خود بنگلے سے باہر جانے کے لیے قدم بڑھاتا ہے کہ

پیچھے سے آدمی بول پڑتا ہے۔۔

لے لو یہ بنگلہ پلرز میری مدد کرو مجھے ایسے مت چھوڑ کر جاؤ۔۔!!

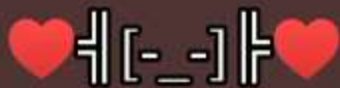
آدمی روتے ہوئے آریان کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

او کے۔۔ ان کو ہسپتال لے کر جاؤ اور ان کا اچھے سے علاج کرواؤ علاج کے پیسے میں

بھر دوں گا اپنا صدقہ سمجھ کر لے کر جاؤ اسے "

آدمی کے روتے ہوئے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے آریان ہنستے ہوئے
کہتا ہے آریان کے حکم پر اس کے گارڈ آدمی
کو گود میں اٹھاتے گاڑی میں لیے ہسپتال کے لیے نکل جاتے ہیں ان کے
جاتے ہی آریان گہری سانس لیتے ہوئے مڑ کر بنگلے کو دیکھتا ہے
بلیک بوکس کو کہو اس پورے بنگلے کو آج کے آج ہی میرے رنگ میں رنگ دے ہر
چیز صاف شفاف اور نئی ہونی چاہیے اور ساتھ ساتھ اس بنگلے کے
پر اپرٹی میسیرز بھی آج ہی تیار ہو
جانے چاہیے۔۔!!

آریان مڑ کر ایک نظر اپنے گارڈز کو دیکھتے ہوئے حکمانہ لہجے میں
کہتا ہے اور کہتے ہی اسی پل بنگلے سے نکلے اپنی بانیک پر
سوار ہوتا واپس اپنے پہاڑ والے گھر جارح کرتا ہے
اور اس کے گارڈز ہمیشہ کی طرح اس کی پہریداری کیے گھر سے
دور پر جنگل کے چاروں طرف پھیل جاتے ہیں
جیسے وہ کل رات تھے عمایہ کو بچانے کے لیے آریان کو عمایہ کو
وہی بتاتے ہیں۔۔



آریان کہاں گیا گڑیا۔۔؟ سائیں خان سیڑھیوں سے پوچھتے ہوئے اترتے ہیں۔۔
 وہ چلیں۔۔ نہیں میں تو ناراض ہوں۔۔!! عمایہ سائیں خان کی بات کا
 جواب دینے لگتی ہے پر اپنی بات کاٹے وہ سر جھکائے خود سے کہتی ہے۔۔
 مجھے نہیں پتا میں نے آپ سے بات نہیں کرنی ہے۔۔!! عمایہ کہتے ہوئے
 سائیں خان کو کراس کر تتی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے اوپر اپنے کمرے میں علیزے کے
 پاس جانے کے لیے بڑھتی ہے کہ سائیں خان آخری کی
 دو سیڑھیوں پر درمیان میں کھڑے ہوئے عمایہ کا راستہ روک دیتے ہیں۔۔